سیرت طیبہ ﷺ سے متعلق اسرائیلی روایات اور بائبل کی پیش گوئیاں

The progrostications and the Bible prophecies about the esteemed life of the Holy Prophet (P.B.U.H)

ڈاکٹر عباد الرحمن[i]　　علی گوہر[ii]

Abstract

Holy Prophet Muhammad SAW is mercy for all mankind. He is the Prophet for Muslims and Non-Muslims either. But Non-Muslims are refused to accept Muhammad SAW as their Prophet. While their own Holy books as well as Holy Quran mention so many times that there will be a Prophet after all Prophets. Bible is full of about these verses which revealed upon Prophets Jesus and Christ.

These verses called prophecies and prognostications. Holy book Quran verifies these Good news and testify that it is mention in Old Testament and New Testament. Almost every Prophet of Jews has been talked about the last messenger of God and they also pointed out the place of his birth.

It is therefore needed for Muslims and especially for Non-Muslims to understand these prognostications which are exist in their own Holy books. In the light of these, they may found clear and the straight path toward Al-mighty Allah.

KeyWords*:Progrostications,Bible,Quran Holy Prophet,Seerah,*

---

i اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، زرعی یونیورسٹی پشاور

ii ایم فل ریسرچ سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، زرعی یونیورسٹی پشاور

سیرت کا لغوی و اصطلاحی مفہوم

سیرت عربی زبان کا لفظ ہے اور چلنے پھرنے کے معنی میں آتا ہے[1]۔ یہ لفظ مسافت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ حدیث نبوی ﷺ میں آتا ہے:

نصرت بالرعب مسیرۃ شھر[2]

"یعنی میرا رعب ایک مہینے کے مسافت سے دشمن پر ڈالا گیا ہے۔"

علامہ ابن منظورؒ نے لسان العرب میں لکھا ہے کہ " السیرۃ" کے معنی چلنا پھرنا ہے[3]۔

مشہور کتاب "المنجدفی اللغۃ" میں سیرت کی تعریف اس طرح سے کی گئی ہے:

السیرۃ اسم من سار السنۃ الطریقہ والمذھب والھیۃ وسیرۃ الرجل صحیفۃ اعمالہ و کیفیۃ سلوکہ بین الناس4

"السیرۃساریسیر "کا اسم ہے جو کہ بمعنی سنت، طریقہ، مذہب اور ہیت کے ہیں، کسی شخص کی سیرت کا مطلب ہے اس شخص کی سوانح حیات اور لوگوں کے ساتھ اس کے برتاؤ کا انداز ہے۔"

سیرت کی اصطلاحی تعریف کے بارے میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

آنچہ متعلق بود پیغمبر ﷺ وصحابہ کرامؓ واز ابتدائے تو لد انجناب تا غایت وفات آں راسیرت گویند[5]

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق سب کچھ اور ابتداء سے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک کے حالات کو سیرت کہا جاتا ہے۔"

ادریس کاندھلویؒ کے مطابق:

"نبی کریم ﷺ کی اصل سیرت تو سارا ذخیرہ احادیث ہے لیکن متقدمین کی اصطلاح میں فقط غزوات و سرایا کے حالات و واقعات کے مجموعہ کو سیرت کہتے ہیں[6]۔"

اسرائیلی روایات کی اصطلاح کا مفہوم

"لفظ اسرائیل دو الفاظ سے مرکب ہے۔"اسرا" بمعنی عبد اور "ایل" بمعنی اللہ۔ عربی میں اس کا ترجمہ عبداللہ سے کیا جاتا ہے۔ یہ یعقوب علیہ السلام کا عبرانی نام ہے اس لحاظ سے آپ کی اولاد کو بنی اسرائیل کے نام سے پکارا جاتا تھا۔"[7]

مفتی محمد تقی عثمانی لکھتے ہے:

"اسرائیلی روایات یا اسرائیلیات سے مراد وہ روایات ہوتی ہیں جو یہودیوں یا عیسائیوں سے ہم تک براہ راست یا ان کی کتابوں کی توسط سے پہنچی ہیں[8]۔"

علامہ ابن کثیرؒ اسرائیلی روایات کے بارے میں لکھتے ہے:

"اسرائیلی روایات کی تین اقسام ہیں اول وہ روایات جن کے بارے میں ہمیں معلوم ہے کہ یہ صحیح روایات ہیں اس لئے کہ قرآن و سنت نے ان کی تصدیق کی ہے۔ دوسری وہ روایات جن کے بارے میں ہماراعقیدہ ہے کہ وہ غلط ہیں۔ اس لئے کہ وہ روایات قرآن و سنت سے متصادم ہیں۔ تیسری قسم وہ روایات ہیں جن کہ بارے میں قرآن و سنت سے رہنمائی نہیں ملتی۔ ان روایات کی نہ ہم تصدیق کرتے ہیں اور نہ تکذیب[9]۔"

انہی روایات کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

إذا حدثكم أهل الكتاب ؛ فلا تصدقوهم ولا تكذبوهم ، قولوا : آمنا بما أنزل إلينا وما أنزل إليكم[10]

"جب تم کو یہود و نصاری کچھ بیان کرے تو نہ ان کی تصدیق کرو نہ تکذیب بلکہ کہو کہ ہم ایمان لائے ان پر جو ہماری طرف نازل ہو اور جو تمہاری طرف نازل ہوا۔"

مطلب یہ ہے کہ اسرائیلیات میں یہ تیسری قسم قابل التفات و احترام ہے۔بنا بر ایں ایک حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روایات کو بیان کرنے اور ان کو نقل کرنے کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ ارشاد پاک ہے:

عن عبد الله بن عمرو أن النبي صلى الله عليه وسلم قال بلغوا عني ولو آية وحدثوا عن بني إسرائيل ولا حرج ومن كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار[11]

"حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری بات دوسرے لوگوں کو پہنچا دو اگرچہ وہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل کے واقعات (اگر تم چاہو تو) بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں اور جس شخص نے مجھ پر قصداً جھوٹ بولا تو اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہئے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا بنیادی ماخذ قرآن و سنت ہے۔ قرآن میں لا تعداد جگہوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔ دیگر آسمانی کتب یعنی تورات، زبور اور انجیل بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکروں سے مزین ہیں۔ چنانچہ مآخذ سیرت کے سلسلے میں ان کتب سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن پاک خود اس طرف متوجہ کرتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَه مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ[12]

قرآن کی شہادت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے متعلق مواد کتب سابقہ میں موجود تھا اور یہود و نصاریٰ اس کو پڑھتے بھی تھے۔

تمام انبیاء کرامؑ نے اپنی اقوام کو رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بشارت دی تھی۔ لیکن اُن کتب میں وقت کے ساتھ ساتھ تحریف ہوتی گئی جن کی تائید قرآن پاک کی آیات سے ہوتی ہے، کیونکہ ان کا خیال تھا کہ محمد ﷺ بنی اسرائیل میں بھیجے جائینگے لیکن جب آپ ﷺ کی بعثت بنی اسماعیل میں ہوئی تو یہ لوگ ضد و عناد پر کھڑے ہو گئے اور جو مواد ان کی کتب میں آپ ﷺ سے متعلق تھا ان میں تحریف کرنا شروع کیا۔ اگرچہ ان میں کافی تحریف ہو چکی ہے اور اب یہ کتب اپنی اصل شکل میں موجود نہیں ہے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھیں کہ تحریف کے باوجود آج بھی ان میں سیرت کا مواد ملتا ہے۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سارے انبیاء علیہم السلام مقامی انبیاء تھے

۔ جن کی نبوت و رسالت محدود علاقے تک تھی اور صرف ایک نبی محمد ﷺ کی رسالت پوری کائنات پر محیط تھی۔ آپ ﷺ کی شریعت ابدی شریعت ہے اس کے بعد کسی اور شریعت کی ضرورت نہیں رہی۔ اور آپ ﷺ خاتم النبیین ہے۔

یہ آسمانی کتابیں دو عہد میں تقسیم ہیں، قدیم و جدید۔ نمونے کے طور ان سے چند آیتیں پیش کی جاتی ہیں۔

کرنتھیوں کے نام پولوس رسول کے پہلے خط میں ہے:

"ہم لوگوں کا علم ناقص ہے اور ہماری نبوت ناتمام، لیکن جب وہ کامل آئے گا تو ناقص جاتا رہیگا[13]۔"

ان دو آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسی علیہ السلام تک نہ کوئی کتاب مکمل ہوئی تھی، نہ شریعت، نہ دین اور ان میں بشارت دی گئی ہے کہ جب وہ کامل نبی محمد ﷺ آئے گا تو وہ اس دین کو مکمل کریگا، سابقہ شریعتوں کو منسوخ کریگا اور اس کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئیگا۔ اور اس پر دین کی تکمیل ہو جائے گی۔

انجیل یوحنا میں اس طرح ہے:

"کہ اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کروگے؛ اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہیگا[14]۔"

اسی باب میں ایک اور آیت اس طرح لکھا ہے کہ:

"اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا، کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں[15]۔"

یوحنا انجیل کے باب ۵ میں اس طرح کے الفاظ ہیں:

"لیکن جب وہ مددگار آئے گا جس کو میں تمہاری طرف سے بھیجوں گا یعنی سچائی کا روح جو باپ سے صادر ہوتا ہے وہ میری گواہی دے گا اور تم بھی گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو[16]۔"

یوحنا انجیل کے باب میں ہے:

"کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاوں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئیگا۔ ؛لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دونگا؛ اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا[17]۔"

مذکورہ آیات کے بعد مزید تفصیل اس طرح ہے کہ: مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کرنی ہے مگر تم برداشت نہیں کر سکتے؛ لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تم کو سچائی کی راہ دکھائے گا اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہیں کہے گا لیکن جو کچھ وہ سنے گا وہی تم سے کہے گا اور تمہیں آئیند ہ کے متعلق خبریں دیگا[18]۔"

ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی آنے والا ہے جس کی آمد کی خبر بار بار عیسی علیہ السلام اپنے امتیو ں کو دے رہے ہیں۔ اور جن صفات کا ذکر کیا جارہا ہے وہ صرف محمد ﷺ کی ذات ہی میں موجود ہیں۔

توریت میں اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ فرماتا ہے کہ:

"میں بنی اسرائیل کے لیے انہی کے بھائیوں بنی اسرائیل میں سے تیرے مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا؛ اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرے نام سے کہے گا نہ سنے تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا[19]۔"

عیسائی دنیا اس آیت سے مراد عیسی علیہ السلام کو لیتے ہے۔ لیکن غور کیا جائے تو اس آیت میں کہا گیا ہے کہ میں انہی کے بھائیوں میں سے ایک نبی بھیجو نگا۔ موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام دونوں بنی اسرائیل میں سے تھے ۔ اور ان کے بھائی اسماعیل علیہ السلام تھے جن کی اولاد میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی بنا کر بھیجے گئے۔ چنانچہ اس سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے۔اس بات کی دلیل خود عہد نامہ جدید میں موجود رسولوں کے اعمال کی آیت ہے ۔ انجیل نے بھی بنی اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے اس طرح دہرایا ہے:

"چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ خداوند تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیے مجھ سا ایک نبی پیدا کریگا جو کچھ وہ تم سے کہے اُس کو سننا اور یوں ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا وہ امت سے نیست و نابود کر دیا جائے گا[20]۔"

ان آیتوں سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے مسیح علیہ السلام کے بعد ایک نبی آئے گا وہ بنی اسرائیل سے نہ ہوگا بلکہ ان کے بھائیوں میں سے ہوگا اس پر ایمان لانا فرض ہوگا اور جو ایمان نہ لائے وہ جہنمی ہوگا کیونکہ آپ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئیگا۔

حبقوق میں ہے کہ:

"خدا تیمان سے آیا اور قدوس کوہ فاران سے سلاہ، اُس کی جلال آسمان پر چھا گیا اور زمین اس کی حمد سے معمور ہوگئی[21]۔"

تاریخ اس بات کی گواہی اور اس آیت کی تصدیق کرتی ہے کہ پورا عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد سے منور ہوا اور زمین تو کیا بحر و بر حتی کہ آسمان بھی آپ کی جلال سے پر ہوا۔

ملاکی میں اس طرح کے الفاظ درج ہیں:

"دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے راہ درست کرے گا اور خداوند جس کے تم طالب ہو ناگہاں اپنی ہیکل میں آموجود ہوگا ہاں عہد کا رسول جس کا تم منتظر ہو آئے گا[22]۔"

اس آیت میں عہد کے رسول سے مراد محمد ﷺ ہیں جن کی اطاعت سارے انبیاء علیہم السلام عہد کر چکے ہیں۔

انجیل متی میں یوں مذکور ہے:

"ان بارہ حواریوں کو یسوع نے بھیجا اور اُن کو حکم دے کر کہا کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا؛ بلکہ اسرائیل کے گھرانے کے کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا اور چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے[23]۔"

آسمان کی بادشاہی سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت و بادشاہی ہے۔

انجیل مرقس میں اسطرح ہے کہ:

"پھر یوحنا کے پکڑوائے جانے کے بعد یسوع نے گلیل میں آکر خدا کی خوشخبری کی منادی کرادی اور کہا کہ وقت پورا ہو گیا ہے اور خدا کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے توبہ کرو اور خوشخبری پر ایمان لاؤ[24]۔"

درجہ بالا آیات سے آپ ﷺ کی آمد کی بار بار خبر دی گئی ہے۔ ان کتب مقدس میں مکہ معظمہ کی بھی نشان دہی کی گئی ہے۔ جیسا کہ پیدائش میں ہے:

"کہ وہ خدا اس لڑکے (اسماعیل) کے ساتھ تھا اور وہ بڑا ہوا اور وہ بیابان میں رہنے لگا اور تیر انداز بنا۔ اور وہ فاران کے بیابانوں میں رہتا تھا اور اس کی ماں نے ملک مصر سے اُس کے لیے بیوی لی[25]۔"

یہاں پر یہ وضاحت ضروری ہے کہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ بی بی ہاجرہ بادشاہ مصر رقیو کی بیٹی تھی۔ ان آیات بالا سے پتہ چلا کہ آپ ﷺ کا ظہور فاراں یعنی مکہ معظمہ سے ہو گا۔

آپ ﷺ کی جائے ولادت کا تذکرہ بھی ان کتب مقدس میں ملتا ہے۔

پیدائش میں ہے کہ:

"میں نے اسماعیل کے حق میں تیری دعا قبول کی میں اسے برکت دوں گا اسے بہرہ مند کروں گا اور اُسے بہت بڑھاوں گا اور اس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے اور میں اُسے بڑی قوم بناؤں گا[26]۔"

انجیل مرقس میں ہے کہ:

"یوحنا یہ منادی کرتا تھا کہ میرے بعد وہ شخص آنے والا ہے جو مجھ سے زور آور ہے میں اس لائق نہیں کہ جھک کر اس کی جوتیوں کا تسمہ کھولو۔ میں نے تو تم کو پانی سے بپتسمہ دیا مگر وہ تم کو روح القدس سے بپتسمہ دے گا[27]۔"

لوقا کے انجیل میں ہے کہ:

"جب لوگ منتظر تھے اور سب اپنے اپنے دل میں یوحنا کی بابت سوچتے تھے کہ آیا وہ مسیح ہے یا نہیں۔ تو یوحنا نے ان سب سے جواب میں کہا میں تمہیں

پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں مگر وہ جو مجھ سے زیادہ زور آور ہے وہ آنے والا ہے، میں اس کی جوتی کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں[28]۔"

کتب مقدسہ میں ہجرت کا ذکر بھی موجود ہے۔

زبور میں ہے:

"صادق خوشی منائیں؛ وہ خدا کے نزدیک شادماں ہو، دیکھ وہ خوشی سے پھولے نہ سمائیں صحرا کے لیے شاہراہ تیار کرو۔ بسن کا پہاڑ خدا کا پہاڑ۔ بسن کا پہاڑ اونچا پہاڑ ہے اے اونچے پہاڑ اس پہاڑ کو کیوں تاکتے ہو۔ جیسے خدا نے اپنی سکونت کے لیے پسند کیا ہے بلکہ خداوند اس میں ابد تک رہیگا[29]۔"

بس مدینہ طیبہ کا ایک پہاڑ ہے جسے باشان بھی کہتے ہیں اس آیت سے ظاہر ہے کہ کوئی صادق اس ہجرت میں آپ ﷺ کا رفیق ہوگا ہجرت کی رات دشمنوں کا حملہ کرنا اور دشمنوں سے نکلنا سب اس میں مذکور ہے۔

جب آپ ﷺ مدینہ پہنچے تو عورتوں اور لڑکیوں نے دف بجا کر آپ ﷺ کو خوش آمدید کہا، زبور مقدس میں ہے اے خدا لوگوں نے تیری آمد دیکھی۔ مقدس میرے خدا میرے بادشاہ کی آمد۔ گانے والے آگے آگے اور بجانے والے پیچھے پیچھے چلے دف بجانے والی جوان لڑکیاں بیچ میں[30]۔

"۱۷۰۹ء میں شاہ پروشیا کے ایک مشیر کرومر کو کسی کتب خانہ میں ایک پرانی کتاب پڑی ملی جس پر درج تھا کہ یہ برناباس حواری کی لکھی ہوئی انجیل ہے۔ یہ اطالوی زبان میں تحریر کردہ کتاب تھی۔ کرومر نے اسے یہاں سے آسٹریا کے کسی کتب خانہ میں منتقل کردیا جو کہ آج تک وہی ہے۔ اس کے بعد انجیل برناباس کے اور نسخے بھی دریافت ہوئے۔ اس انجیل میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق پیشنگوئیاں اتنی واضح اور روشن تھیں کہ عیسائی دنیا اس انجیل کا انکار کر بیٹھے اور اس بات کا دعوی کیا کہ یہ کسی مسلم مصنف کی کارستانی ہے۔ تاہم آج کی کلیسائی دنیا بھی اس بات کا اعتراف کرتی نظر آتی ہے کہ یہ وہی انجیل برناباس ہے جو کہ حواری برناباس سے منسوب تھی اور عرصہ سے ناپید تھی[31]۔"

برنا باس نے اپنی انجیل میں رسول صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واضح پیش گوئیاں نقل کی ہیں:

"تمام انبیاء جن کو خدا نے دنیا میں بھیجا جن کی تعداد ایک لاکھ چوالیس ہزار تھی انہوں نے ابہام کے ساتھ بات کی۔ مگر میرے بعد تمام انبیاء اور مقدس ہستیوں کا نور آئے گا جو انبیاء کی کہی ہوئی باتوں کے اندھیرے پر روشنی ڈالے گا کیونکہ وہ خدا کا رسول ہے[32]۔"

یہ مذکورہ صفت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ہے کہ وہ ہر کسی سے دھیمی اور واضح تکلم کیا کرتے تھے۔ تاکہ مخاطب کسی ابہام میں مبتلا نہ ہو۔

ایک اور جگہ یوں مذکور ہے:

"مگر جب مجھے خدا دنیا سے لے جائے گا تو شیطان پھر بغاوت برپا کرے گا کہ ناپرہیز گار لوگ مجھے خدا اور خدا کا بیٹا مانیں۔ اسکی وجہ سے میری باتوں اور میری تعلیمات کو مسخ کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ بمشکل تیس صاحب ایمان باقی رہ جائیں گے۔ اس وقت خدا دنیا پر رحم فرمائے گا اور اپنا رسول بھیجے گا جس کے لیے اس نے دنیا کی ساری چیزیں بنائی ہیں۔ جو قوت کے ساتھ جنوب سے آئے گا اور بتوں کو بت پرستوں کے ساتھ برباد کردے گا، جو شیطان سے وہ اقتدار چھین لے گا جو اس نے انسانوں پہ حاصل کر لیا ہے۔ وہ خدا کی رحمت ان لوگوں کی نجات کے لیے اپنے ساتھ لائے گا جو اس پر ایمان لائیں گے اور مبارک ہے وہ جو کی باتوں کو مانے[33]۔"

آگے مذکور ہے:

"سردار کاہن نے پوچھا کیا خدا کے اس رسول کے بعد دوسرے نبی بھی آئیں گے؟ یسوع نے جواب دیا اس کے بعد خدا کے بھیجے ہوئے سچے نبی نہیں آئیں گے مگر بہت سے جھوٹے نبی آجائیں گے جن کا مجھے بڑا غم ہے کیونکہ شیطان خدا کے عادلانہ فیصلے کی وجہ سے ان کو اٹھائے گا اور وہ میری انجیل کے پردے میں اپنے آپ کو چھپائیں گے[34]۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کتنے جھوٹے نبی ہوئے جنہوں نے نبوت کا دعوی کیا۔ یہ بات سب پہ عیاں ہے۔

اسی باب میں آگے یوں آیا ہے:

"سردار کاہن نے پوچھا کہ وہ مسیح کس نام سے پکارا جائے گا اور کیا نشانیاں اس کی آمد کو ظاہر کریں گی؟ یسوع نے جواب دیا اس مسیح کا نام ''قابل تعریف'' ہے کیونکہ جب خدا نے اس کی روح پیدا کی تھی اس وقت اس کا یہ نام خود رکھا تھا اور وہاں اسے ایک ملکوتی شان سے رکھا گیا تھا۔ خدا نے کہا اے محمد! انتظار کر کیونکہ تیری ہی خاطر میں جنت، دنیا، اور بہر ساری مخلوق پیدا کرونگا اور اس کو تجھے تحفہ کے طور پر دونگا، یہاں تک کہ جو تیری تبریک کرے گا اسے برکت دی جائے گی اور جو تجھ پر لعنت کرے گا اس پر لعنت کی جائے گی۔ جب میں تجھے دنیا کی طرف بھیجوں گا تو تجھ کو اپنا پیغامبر نجات کی حیثیت سے بھیجونگا۔ تیری بات سچی ہوگی یہاں تک کہ زمین و آسمان ٹل جائیں گے مگر تیرا دین نہیں ٹلے گا۔ سو اس کا مبارک نام محمد ہے[35]۔"

یہ اتنی واضح پیش گوئی ہے کہ کسی اور پر ثابت ہو ہی نہیں سکتی۔ عیسائی دنیا کے لئے کھلی ہدایت ہے:

"شاگردوں سے حضرت عیسیٰ نے کہا'' بے شک میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر موسیٰ کی کتاب سے صداقت مسخ نہ کردی گئی ہوتی تو خدا ہمارے باپ داؤد کو ایک دوسری کتاب نہ دیتا۔ اور اگر داؤد کی کتاب میں تحریف نہ کی گئی ہوتی تو خدا مجھے انجیل نہ دیتا۔ کیونکہ خداوند ہمارا خدا بدلنے والا نہیں ہے اور اس نے سب انسانوں کو ایک ہی پیغام دیا ہے۔ لہٰذا جب اللہ کا رسول آئے گا تو وہ اس لیے آئے گا کہ ان ساری چیزوں کو صاف کردے جن سے بے خدا لوگوں نے میری کتاب کو آلودہ کردیا ہے[36]۔"

اللہ کی آخری کتاب قرآن ایسی صاف، ستھری اور مکمل کتاب ہے جو کہ اپنے پیشرو تمام کتب سماویہ کی تعلیمات سے مزین ہے اور تا قیامت اقوام کی ہدایت کا مؤثر ذریعہ ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہے:

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ[37]

"جب عیسیٰ بن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل ! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں میں اپنے پہلے کی کتاب توریت کی تصدیق کرنے والا اور اپنے بعد کے لئے ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں جس کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس کھلے ہوئے نشان لے کر آئے تو یہ بولے کہ یہ صریح جادو ہے۔"

یہ آیت مبارکہ واضح کرتی ہے کہ عیسیٰ کی بشارات میں سے ایک یہ بھی تھا کہ ان کے بعد ایک نبی ہو گا جس کا نام احمد ہے۔ چنانچہ یہ بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی صادق آتی ہے۔ اناجیل کے نسخوں میں بھی یہ بشارت موجود ہے اور ان میں لفظ احمد کی مترادف یونانی لفظ فارقلیط استعمال ہوا ہے جس کے معنی ہے بہت زیادہ تعریف کئے جانے والا۔

حفظ الرحمن سیوہارویؒ نے قصص القرآن میں بیان کیا ہے کہ :

"اس لفظ کا اصل مادہ پریقلیتوس ہے جس کے معنی بہت زیادہ تعریف شدہ ہے، لیکن اس لفظ کو ""پراقلیتوس"" یعنی تسلی دینے والے ""کے لفظ سے اشتباہ کرتے ہوئے تبدیل کردیا ہے۔ تاکہ اس پیشنگوئی سے شخص معین (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف اشارہ کی بجائے اس میں عموم پیدا ہو۔ ما بعد کے اناجیل کے نسخوں میں فارقلیط یا پراقلیتوس کے الفاظ بھی خذف کر دئے گئے، اب ان کی جگہ شفیع، وکیل یا ناصر یعنی مددگار کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں[38]۔"

اناجیل اربعہ، انجیل برناباس اور عہد نامہ عتیق میں موجود یہ بشارات اور پیشنگوئیاں اس قدر ہیں کہ ان کو احاطہ تحریر میں لانا اور ایک جگہ جمع کرنا دشوار ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان پیشنگوئیوں کو مد نظر رکھ کر سیرت کا مطالعہ کیا جائے۔

خاص کر کلیساؤں سے منسلک احباب و متبعین کو ان کا مطالعہ کرنا مفید ثابت ہوگا، بلکہ ان کو ایک نئی اور روشن زندگی کی نوید کا ذریعہ اور سامان ثابت ہوگا۔

حواشی وحوالہ جات

1 لوئس معلوف، المنجد فی اللغتہ: ۳۷۸، مادہ سیرۃ، مترجم عبدالحفیظ بلیاوی، افضل شریف پرنٹرز لاہور

2 ابن الاثیر، مبارک بن محمد، النہایہ فی غیریب الحدیث والاثر، ۴۳۴۲، ایران طبع چہارم

3 ابن منظور، ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم، لسان العرب ۳۸۹: ۴-۳۹۰، احیاء التراث العربی بیروت ۱۹۹۸ء

4 المنجد فی اللغتہ: ۳۷۸، مادہ سیرۃ

5 شاہ عبدالعزیز دہلوی، عجالہ نافعہ: ۸، مطبع مجتبائی دہلی

6 کاندھلوی، محمد ادریس، سیرۃ المصطفیٰ ا: ۳، مکتبہ عثمانیہ بیت الحمد جامعہ اشرفیہ لاہور ۱۹۷۵ء

7 سیوہاروی، محمد حفظ الرحمان، قصص القرآن ا: ۲۱۲، دارالاشاعت، کراچی، ۲۰۰۲ء

8 عثمانی، محمد تقی، علوم القرآن: ۳۴۵، مکتبہ دارالعلوم، کراچی، ۱۴۱۵ھ

9 ابن کثیر، عمادالدین، تفسیر ابن کثیر، ج 1، ص: 72، مکتبہ دارالسلام، ریاض، ۱۴۲۸

10 ابی داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، حدیث (۳۶۴۴)، دار ابن حزم، بیروت، ۱۹۹۷ء

11 محمد بن اسماعیل البخاری، جامع الصحیح، کتاب الانبیاء، حدیث (۳۴۶۱)، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، ۲۰۰۴ء

12 سورۃ الاعراف ۷: ۵۷

13 کتاب مقدس، کرنتھیوں کے نام پولس رسول کا پہلا خط، باب: ۳، آیت: ۹، ۱۰، ص: ۲۳۷، پاکستان بائبل سوسائٹی انار کلی لاہور ۲۰۱۰ء

14 کتاب مقدس، انجیل یوحنا، باب: ۴، آیت: ۷، ص: ۵

15 ایضاً، آیت: ۳، ص: ۵۲

16 ایضاً، باب: ۵، آیت: ۲، ۲۷، ص: ۵۳

17 ایضاً، باب، آیت: ۸، ۹، ص: ۵۳

18 ایضاً، باب: ، آیت ۳ : ۴، ص، ۵۴

19 کتاب مقدس، استثنا، باب: ۸، آیات: تا۹، ص، ۲۵۰

20 کتاب مقدس، رسولوں کے اعمال، باب: ۳، آیات: ۲۳، ۲۴، ص، ۷

21 کتاب مقدس، حبقوق، باب: ۳، آیت: ۴، ص: ۲۷

22 کتاب مقدس، ملاکی، باب: ۳، آیت: ۲، ص: ۴۷

23 کتاب مقدس، انجیل متی، باب: ۱۰، آیت: ۵تا۸

24 کتاب مقدس، انجیل مرقس، باب: ۱۰ ، آیت: ۵، ص: ۴۹

25 کتاب مقدس، پیدائش، باب: ۲، آیت: ۲، ۲۲، ص: ۲۹

26 ایضاً

27 کتاب مقدس، مرقس، باب، آیت: ۷تا۹، ص: ۹

28 کتاب مقدس، انجیل لوقا، باب: ۳، ص: ۸۴

29 کتاب مقدس، زبور، باب: ۸، ص: ۷۲۵

30 ایضاً

31 محمد تقی عثمانی، عیسائیت کیا ہے؟: ۱۷۴، دارالاشاعت، کراچی

32 انجیل برناباس، فصل: ۱۷، ص: ۱۳۰، ادارہ اسلامیات، کراچی، ۲۰۰۳ء

33 ایضاً، فصل: ۹۶، ص: ۲۵۹

34 ایضاً، فصل: ۹۷، ص: ۲۶۰

35 ایضاً: ۲۶۱

36 ایضاً، فصل: ۱۲۴، ص: ۳۰۰

37 سورۃ صف ۶۱: ۶

38 سیوہاروی، محمد حفظ الرحمان، قصص القرآن ۲: ۴۵۵، دارالاشاعت، کراچی، ۲۰۰۲ء